Cambridge Assessment International Education

Cambridge International A Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **May/June 2021**

INSERT **1 hour 45 minutes**

4808621838-I

INFORMATION
- This insert contains the reading passages.
- You may annotate this insert and use the blank spaces for planning. **Do not write your answers** on the insert.

معلومات
- منسلکہ صفحات میں ریڈنگ کی عبارتیں دی گئی ہیں۔
- آپ ان صفحات پر لکھ سکتے ہیں اور خالی جگہوں کو پلاننگ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان صفحات پر **اپنے جوابات مت لکھیں**۔

This document has **4** pages. Any blank pages are indicated.

© UCLES 2021

https://xtremepape.rs/

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 1، 2 اور 3 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 1

پاکستان کے بہت سے اسکولوں میں 16 سال کی عمر تک جسمانی تعلیم یعنی پی ای ہر طالب علم کے لیے لازمی ہے۔ ان اسکولوں میں ہر بچے کے لیے کھیلوں میں حصہ لینا لازمی ہے۔ بچوں کی صحت کے ماہر ڈاکٹر جمیل کے مطابق کھیلوں میں حصہ لینے سے بچوں میں عمر بھر کے لیے ورزش کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ "بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے سے ان میں مٹاپے کی شرح کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور اگر چھوٹی عمر میں بچوں کے لیے ورزش لازمی نہ کی جائے تو بہت سے بچے بڑے ہو کر بھی اس پر توجہ نہیں دیں گے۔"

اسکولوں کی تعلیم صرف کتابوں تک محدود نہیں ہوتی۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق والدین کا کہنا ہے کہ پی ای سے بچوں کی شخصیت میں بھی بہتری آتی ہے۔ پی ای کے ایک استاد ساجد علی کے مطابق والدین کھیلوں کے سالانہ دن کا بے چینی سے انتظار کرتے ہیں کیوں کہ وہ اپنے بچوں کو کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لیتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت کر کے والدین فخر محسوس کرتے ہیں۔

اسکولوں میں کھیلوں سے بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے بہت سے لوگوں کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہو گا کہ ان میں کس کھیل کی صلاحیت موجود ہے اور وہ اسے پیشے کے طور پر بھی اپنا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں میں اس بات کا خوف رہتا ہے کہ دوسرے بچے ان کا مذاق اڑائیں گے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اپنی پسند کے کھیلوں میں حصہ لینے سے بچوں میں خود اعتمادی بڑھتی ہے۔

اسکولوں میں کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں مقامی اسکول کی پرنسپل مسز شیخ کا کہنا ہے کہ "ملکی سطح پر کھیلوں کی صلاحیت کے حامل افراد کی تلاش کا عمل اسکولوں سے شروع ہوتا ہے۔ اسکولوں کی پشت پناہی کے بغیر قومی سطح پر کھیل بالکل ختم ہو جائیں گے۔ اسکولوں میں پی ای کی وجہ سے بچوں کی صحت پر مثبت اثر پڑتا ہے جس سے قومی صحت کے اداروں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔"

ایک ماہر نفسیات مسٹر خان کا کہنا ہے کہ "ٹیم میں کھیلنا صحت کے لیے بہت مفید ہے اور اس سے بچوں کی ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ ان میں ہار اور جیت کا فراخ دلی سے سامنا کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے اسکول کے لیے کھیلوں کے مقابلوں میں بہتر کارکردگی دکھانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور بہت سے ادارے یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ کھیلوں میں حصہ لینے کی وجہ سے ان میں قائدانہ صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔"

https://xtremepape.rs/

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر **سوالات 4** اور **5** کے جوابات دیجیے۔

عبارت 2

ایک ماہر تعلیم وسیم ملک کے خیال میں پی ای کو اسکولوں میں صرف ایک اختیاری مضمون کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ بہت سے بچے اس میں حصہ نہیں لینا چاہتے۔ یہ دوسرے مضامین سے مختلف ہے کیونکہ انسان اپنے جسم کا مالک ہوتا ہے اور اسے اس بات کا اختیار ہونا چاہیے کہ وہ اسے جیسے چاہے استعمال کرے۔ ان کے مطابق یہ کہنا بھی خام خیالی ہے کہ پی ای سے لوگوں کی صحت پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ بچوں کی ڈاکٹر یاسمین رضا کا کہنا ہے کہ "صحت مند رہنے کے اور بہت سے طریقے ہیں بجائے اس کے کہ سخت گرمی یا سردی کے موسم میں بچوں کو ہفتے میں ایک بار کھیلوں میں حصہ لینے پر مجبور کیا جائے۔ بہتر ہے کہ بچوں کی غیر صحت بخش غذا کے بارے میں کچھ کیا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اسکول کاروں پر آنے کی بجائے پیدل یا سائیکل پر آیا کریں۔"

اسکول میں پی ای کی وجہ سے اساتذہ کا قیمتی تدریسی وقت ضائع ہوتا ہے جسے دوسرے اہم مضامین کو پڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسکولوں میں ہفتے میں ایک یا دو پی ای کے سبق سے صحت پر تو بہت کم اثر پڑتا ہے مگر اسکول کے بجٹ پر بہت نمایاں اثر ہوتا ہے۔ پی ای کے لیے انتہائی قیمتی سامان خریدنے کی بجائے اس رقم کو دوسرے مضامین کی تعلیم پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ کھیلوں کے لیے اسکولوں میں بڑے بڑے میدانوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کی دیکھ بھال پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے۔

طلبا کھیلوں میں اپنی صلاحیت کا اندازہ اسکول سے باہر بھی لگا سکتے ہیں اور دوسرے طلبا کی طرف سے ڈرانے دھمکانے کے خوف سے بھی محفوظ رہیں گے۔ جو بچے کھیلوں میں اچھے ہیں، اسپورٹس کلب میں انہیں بہتر پیشہ ورانہ تربیت بھی حاصل ہوگی۔ کھیلوں میں اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو دریافت کرنے والے ہر بچے کے ساتھ بہت سے ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جو کھیلوں میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے وہ کسی دوسری سرگرمی میں حصہ لے کر لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ اس طرح ان پر پی ای میں اچھی کارکردگی دکھانے کا دباؤ بھی نہیں ہوگا۔

کھیلوں میں کامیاب ممالک میں سمجھا جاتا ہے کہ پی ای کو دوسرے مخصوص مضامین کی طرح صرف ان ہی بچوں کو پڑھانا بہتر ہے جنہیں اس مضمون میں دلچسپی ہو۔ ہر ایک کو پی ای میں حصہ لینے پر مجبور کرنا بچوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جو طلبا اپنی صلاحیتوں کو دوسرے مضامین کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہوں انہیں اس کی اجازت دی جائے۔

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2021

https://xtremepape.rs/